Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۳ رجب ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۲ وفا ۱۳۵۶ھش ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۱ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ"

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا تیسواں ۳۰ جلسہ سالانہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا

امریکہ کے مختلف حصوں نیز کینیڈا اور برطانیہ سے تشریف لانے والے چھ صد احباب کی شرکت

اسلام کے مختلف پہلوؤں پر ٹھوس اور پُر مغز تقاریر۔ نمازِ تہجد کا خاص التزام غلبہ اسلام کیلئے پُر درد و پُر سوز دعائیں

واشنگٹن (بذریعہ کیبل گرام)۔ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا تیسواں جلسہ سالانہ یکم تا ۳ جولائی سینٹ لوئی (مزوری) میں بہت کامیابی و خیر و خوبی سے منعقد ہوا۔ اس کی رو داد پر مشتمل احمدیہ مشن امریکہ کے مرسلہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا تیسواں سالانہ جلسہ جس کا افتتاح یکم جولائی ۱۹۷۷ء کو سینٹ لوئی (مزوری) میں واقع واشنگٹن یونیورسٹی آڈیٹوریم میں نماز جمعہ سے ہوا تھا تین روز تک جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۳ جولائی کو کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ اس میں امریکہ کی جماعت ہائے احمدیہ کے چھ صد افراد (مرد، مستورات اور بچوں) نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کا باضابطہ افتتاح ۲ جولائی بروز ہفتہ عمل میں آیا جبکہ احمدیہ مشن امریکہ کے مبلغ انچارج و امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے نسلی تعلقات اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل کے خاطر خواہ حل پر اسلامی تعلیم کی رُو سے روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ ان مسائل کا حل اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے ہی میں مضمر ہے۔ جب تک دُنیا اس تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہوگی اور اسے اپنا دستور العمل نہیں بنائے گی دُنیا کو اطمینان کا سانس لینا اور امن اور حقیقی خوشحالی سے ہمکنار ہونا نصیب نہ ہوگا۔

افتتاحی تقریر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارسال فرمودہ رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا گیا جسے حاضرین نے بہت عقیدت اور توجہ اور انہماک سے سُنا۔ نیز اس موقع پر بعض دیگر حضرات کے مبارکبادی کے پیغامات بھی سُنائے گئے۔

جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اہم ٹھوس اور پُر مغز تقاریر ہوئیں۔ نیز مردوں اور مستورات کے علیحدہ علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں میں امریکہ کے مختلف علاقوں کے احمدی احباب اور مستورات کے علاوہ کینیڈا اور انگلستان کے بعض احباب نے بھی بہت ذوق و شوق سے حصّہ لیا اور وہ ان میں ہونے والی تقاریر سے مستفیض ہوئے۔

جلسہ کے ایام میں نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی جس میں غلبۂ اسلام کے لئے درد و سوز سے دعائیں کی گئیں۔ مزید برآں تلاوت قرآن مجید کے مقابلے بھی ہوئے۔ کھیلوں کے مقابلہ جات بھی پروگرام میں شامل تھے چنانچہ احباب نے ان میں بھی ذوق و شوق سے حصّہ لیا۔

امریکی احمدیوں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے احمدیوں نے خلافتِ احمدیہ پر پختہ ایمان اور اس کے ساتھ دلی وابستگی کے عہد کا اعادہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر حکم اور ارشاد کی آئندہ بھی بہ دل و جان (باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ ۱۱ وفا۔ بارھویں سالانہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۷ ماہ احسان کو ایک بصیرت افروز خطاب اور پُر سوز اجتماعی دعا سے فرمایا تھا، دو ہفتے جاری رہنے کے بعد آج پونے گیارہ بجے قبل دوپہر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گئی۔

اختتامی تقریب میں جو دس بجے صبح مسجد مبارک میں منعقد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے ہر سہ معیاروں میں اوّل دوم اور سوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب میں انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی۔ (مفصل روداد آئندہ۔ انشاء اللہ)

برادرم مکرم مفتی احمد صادق صاحب شاہد جو ان دنوں نائیجیریا میں تبلیغِ اسلام کے فریضہ سرانجام دے رہے ہیں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۷ء بروز اتوار بوقت صبح لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا اور مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک، خادمِ دین، صحت و سلامتی کے ساتھ عمر پانے والا اور والدین کے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سید شمشاد احمد ناصر، متعلّم جامعہ احمدیہ (عالیہ) ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر وفا ۱۳۵۶ ہش

۱۲ر جولائی ۱۹۷۶ء

اوّلین فرض اور اس کی یاددہانی

صداقت بالعموم بتدریج غالب آیا کرتی ہے اور بسا اوقات اس کے کامل غلبہ میں تو صدیاں لگ جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ ابتداء ہی میں قبول حق کی سعادت عطا فرما کر انہیں حاملین صداقت کے زمرہ میں داخل کرتا ہے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی اس رنگ میں تربیت کرتے چلے جائیں کہ ہر نسل پیغام حق کی اشاعت کا فریضہ کمال درجہ اخلاص، محنت اور جانفشانی سے ادا کرتی چلی جائے یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ حق کا غلبہ کامل طور پر ظاہر ہو جائے۔

چنانچہ ازمنہ گزشتہ میں جن لوگوں پر حق کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی وہ نسلاً بعد نسلٍ اس فریضہ کو کمال خوش اسلوبی سے ادا کرتے چلے گئے اور اس طرح ادا کرتے چلے گئے کہ ہر نسل نے اپنے سے اگلی نسل کی تربیت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں اور تربیت اولاد کے ضمن میں ان کی اس جانکاہی کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماموریت کے مقام پر فائز کر کے آپ کے کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی تھی کہ آپ اپنی قوم میں سے بت پرستی کا استیصال کرتے ہوئے اسے نسلاً بعد نسلٍ توحید پر قائم رکھیں نیز بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کر کے اسے خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کے لئے نسلاً بعد نسلٍ پاک صاف رکھتے چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس کام نے ایک یا دو نسل تک نہیں بلکہ نسلاً بعد نسلٍ چلتے چلے جانا تھا اس لئے آپ نے یہ دونوں کام نہ صرف خود انجام دیئے بلکہ آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور پرسوز دعاؤں کے ساتھ ساتھ ان میں سلسلہ وار ایک دوسرے کی تربیت کی ایسی روح پھونکی کہ آپ کی ذریت و نسل اس کام کو پوری مستعدی سے ادا کرتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نسلوں کی تربیت کے ضمن میں آپ کی اور آپ کی اولاد کی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝" (البقرہ ۱۲۸، ۱۲۹)

ترجمہ: جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی (ہے جو) بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہم (یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت (بنا) اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما۔ یقیناً تو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان مسلسل جاری رہنے والی دعاؤں کے علاوہ جہاں تک نئی نسلوں کی تربیت کرنے اور ان میں نسلاً بعد نسلٍ تربیت کی روح پھونکنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں حضرت ابراہیمؑ کی اولادوں کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝" (البقرہ آیات ۱۳۲ تا ۱۳۴)

ترجمہ:۔ جب اس کے (یعنی ابراہیمؑ کے) رب نے اسے کہا کہ (ہماری) فرمانبرداری اختیار کر اس نے (جواب میں) کہا میں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔ اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے پس ہرگز نہ مرنا مگر ایسی حالت میں کہ تم (اللہ کے) پورے فرمانبردار ہو۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ پر موت (کی گھڑی) آئی اور جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے (جواباً) کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی جو ایک ہی معبود ہے عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنی اولاد کی اور ان کی اولاد اپنی اولاد کی اور علیٰ ہٰذا القیاس ہر نئی نسل اپنے سے اگلی نسل کی تربیت کرتی اور انہیں یہ وصیت کرتی چلی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے صحیح معنوں میں فرمانبردار بنے رہیں تاکہ دین کی اشاعت اور بیت اللہ کی حفاظت اور خدمت کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے اور تا کہ حق غالب آنے کے بعد اپنی صحیح شکل میں قائم رہے۔ نئی نسلوں کی تربیت کی یہی تڑپ تھی جو دین کی اشاعت اور اسے غالب کرنے کی جدوجہد کو نسل در نسل جاری رکھنے کا موجب بنی اور اسے اللہ تعالیٰ نے آنے والی نسلوں اور قوموں کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ چنانچہ اسی ضمن میں فرمایا:۔

"وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝" (البقرہ آیت ۱۳۱)

ترجمہ: اور اس شخص کے سوا جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہو ابراہیمؑ کے دین سے کون اعراض کر سکتا ہے اور ہم نے یقیناً اسے (اس) دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ یقیناً نیک لوگوں میں شمار ہوگا۔

حقیقت یہی ہے کہ جن قوموں یا جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کو دنیا میں غالب کرنے اور غالب رکھنے کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے ان کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی نئی نسلوں کی اسی رنگ میں تربیت کرتی چلی جائیں کہ وہ بھی غلبۂ حق کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ کرنے والی نہ ہوں تا ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں غلبۂ حق کی مہم آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع ہونے کی حیثیت میں دین کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور قیامت تک اسے غالب رکھنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنی اولاد در اولاد میں خدمت دین کی تڑپ پیدا کرتے چلے جائیں۔ اس کے بغیر ہم اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس اوّلین فرض کو خلفاء سلسلہ احمدیہ مسلسل ہمارے ذہن نشین کراتے چلے آرہے ہیں۔ اس اہم فرض کی ادائیگی پر ہی ہماری کامیابی اور عنداللہ سرخروئی کا دارومدار ہے۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) کا یہ اجلاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھریؓ کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مولانا موصوف ایک جید عالم اور قابل تقلید بزرگ تھے۔ انہیں ہر رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ مولانا کی اولاد بھی وقف زندگی کر کے خدمت سلسلہ میں مصروف ہے جو ان کے لئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت مولانا ابوالعطاءؓ کے خاندان اور تمام جماعت سے اس سانحہ پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو پورا کرے اور ان کی زندگی کے نقش قدم پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

(ہم ہیں۔ ممبران جماعت احمدیہ مانٹریال۔ کینیڈا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ

(مرتبہ: مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر - مربی سلسلہ احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

(۱) ریا اور اہل اللہ

ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ میں بھی ریا آوے؟ اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ:-

"کبھی چڑیا خانہ گئے ہو؟" مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا:-

"دیکھو وہاں شیر، چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہیں کبھی یہ خیال وہاں جا کر دل میں آسکتا ہے کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازیں پڑھیں؟ کبھی یہ خیال وہاں جا کر ریاکار کے دل میں بھی نہیں آسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ حیوانات ہماری جنس سے تو نہیں ہیں تو پھر ریا کہاں رہی؟ ریا تو ہم جنسوں سے ہوتی ہے تو اہل اللہ کس سے ریا کریں۔ ان کے سامنے دوسرے لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے چڑیا خانہ میں جانور بھرے ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶)

(۲) حضرت اقدسؑ کا دعا پر یقین اور آپ کا واقعہ۔

آپ نے فرمایا:

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سر چند بوجھ ہو گیا ہے فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی ورنہ نہیں۔ وہ تھانیدار کٹانے پر راضی نہ ہوا اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہو گیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آگیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی، گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت کو سخت درد شروع ہو گیا۔ میں نے لوگوں سے ذکر کیا تو اکثر نے صلاح دی کہ اس کو نکلوا دینا بہتر رہے گا۔ میں نے نکلوانا ناپسند کیا اور دعا کی طرف رجوع کیا تو الہام ہوا واذا مرضت فھو یشفی۔ اس کے ساتھ ہی مرض کو بالکل آرام ہو گیا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۱)

(۳) حضرت اقدس کی اپنے دوستوں کے لئے ہمدردی و غمخواری

آپ نے فرمایا:-

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اُسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اسلئے میں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان کے ہی افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

آپؑ نے ایک موقعہ پر فرمایا:-

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ —— اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور اُن سے ہمدردی کرو۔ لااُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے —— ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اُسے جھڑکیاں دیکر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا میں اُسے لیکر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

(۴) غریبوں کی دلجوئی

۲ر جولائی ۱۹۰۴ء کو شام کے وقت مختلف جگہ سے لوگ اور احباب تشریف لائے ہوئے تھے اور حضرت اقدسؑ کی زیارت اور شرف یاب ہونے کے لئے آپؑ پر مثل پروانہ گر رہے تھے۔ جگہ تھوڑی تھی۔ اکثر حصہ ان میں دیہات والوں کا تھا بعض نے کہا کہ پیچھے ہٹ جاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکلیف ہوتی ہے اس پر آپؑ نے فرمایا:-

"کس کو کہا جاوے کہ تم پیچھے ہو، جو آتا ہے اخلاص اور محبت سے کر آتا ہے سینکڑوں کوس کے سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں صرف اسلئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے سفارش کی ہے اور فرمایا ہے ولا تصعر لخلق اللہ و لا تسئم من الناس۔ یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے کہ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور اُن کو پندار علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ان کی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے با اخلاق پیش آتا ہے اسلئے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے جو بیچارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صہ۹۱)

دوستوں کیلئے دُعا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی علالت کے ایام میں حضرت اقدسؑ ان کی صحت یابی کیلئے دعائیں کرتے تھے حضرت مولوی صاحبؓ نے عرض کی حضورؑ کی خیریت چاہتے ہیں فرمایا: "جب دوستوں کی تکلیف سُن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اس میں خود عافیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے مَن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف رہتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی اعانت کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صہ۳۲۹۔ صہ۳۳۰ حاشیہ)

ایک دفعہ حضرت اقدسؑ نے شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا:۔
"ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں۔ آپ بھی اس وقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اُٹھنے میں اس کیلئے حرج نہیں اور پھر جب اچھی طرح سورج چمک اُٹھے تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔" (صہ۳۶۷)

(۶) مخالفین کی دشمنی پر صبر اور دعا کی تلقین۔

فرمایا:۔
"لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا۔" (ملفوظات جلد اول صہ[illegible])
اسی طرح فرمایا:۔
"ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اُس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ ..." (ملفوظات جلد اول صہ۱۰۲)

(۷) تعلق باللہ کا واقعہ

مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں کہ جس روز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب قادیان میں حضرت اقدسؑ کے مکان کی تلاشی کے لئے آئے اس کی قبل از وقت کوئی خبر نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک دن صبح کو اس سے پہلے کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آوے گا۔ میر صاحب خواہی ناخواہی ہو کر یہ خبر حضرت صاحبؑ کو سنانے کے لئے اندر دوڑے گئے اور غلبہ رقت کی وجہ سے بصد مشکل حضرت اقدسؑ کی خدمت میں خبر کو بیان کیا۔ حضورؑ اس وقت نور القرآن لکھ رہے تھے اور بڑا ہی لطیف مضمون درپیش تھا۔ آپ نے سر اٹھایا اور مسکرا کر فرمایا:۔
"میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔"
پھر ذرا تامل کے بعد حضورؑ نے فرمایا:۔
"مگر ایسا نہ ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا۔" (ملفوظات جلد اول صہ۳۰۵-۳۰۶)

(۸) اعلائے کلمۃ اللہ اور دینی باتوں پر حضورؑ کی خوشی کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک چٹھی آئی اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل کے ساتھ لکھا تھا کہ جلال آباد (کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا۔ اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے ۔۔۔ اس خط سے حضورؑ اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا:۔
"اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپے لا دیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صہ۳۰)

(۹) دنیا کے ہم و غم پر جزع فزع

فرمایا:
"ہمہ تن دنیا کی امور میں کھویا جانا خسارتِ آخرت کا موجب ہوتا ہے اور اس قدر جزع فزع مومن کو نہیں چاہیئے۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم و غم میں گرائے جاتے ہیں وہ آگ ہیں جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں۔ میرا دل سخت ہو جاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو صرف دنیا کی تڑپ میں کڑھتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صہ۳۲۵)

(۱۰) توکّل علی اللہ

ایک دن حضرت اقدسؑ کی مجلس میں توکل کی بات چل پڑی جس پر حضورؑ نے فرمایا:۔
"میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔"
پھر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا:۔
"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔"
فرمایا:۔
"اُن دنوں میں جب کہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔" (ملفوظات جلد اول صہ۳۲۵-۳۲۶)

(۱۱) ابتلاء کے وقت حضورؑ کا حال

حضرت اقدسؑ کا جالندھر میں قیام تھا اس دوران آپ نے فرمایا:۔
"ابتلاء کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے۔ میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تُو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کریں گے تو مجھے خدا کی قسم ہے کہ اس عشق اور محبتِ الٰہی اور خدمتِ دین میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اسلئے کہ میں تو اسے دیکھ چکا ہوں۔" (ایضاً صہ۴۵۷)

(۱۲) زُہد

آپ نے فرمایا:۔
"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق میں اپنے نفس میں اتنا تحمل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے امتحان کے لئے چھ ماہ تک میں نے کچھ نہ کھایا۔ کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھا لیا اور چھ ماہ کے بعد میں نے اندازہ کیا کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کی جا سکتی ہے۔ اس اثنا میں دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا اور مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کے لئے جو زحمت اٹھانی پڑتی تھی شاید وہ زحمت اوّل کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی۔ میں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ میں کچھ نہیں کھایا کرتا۔" (ملفوظات جلد اول صہ۴۵۷-۴۵۸)

(۱۳) اپنے نفس پر قابو

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔
"میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔" (ملفوظات جلد اول صہ۴۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع اپنی مجالس کی رپورٹ کارگزاری ماہ جون جلد بھجوا دیں! (خدام الاحمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۱۴:
میں سیدہ رشیدہ بیگم زوجہ سید محمود احمد شاہ صاحب قوم سید کاروباری پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:
حق مہر وصول شدہ: ۲۰۰/- روپے
نقد: ۴۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: سعیدہ رشیدہ بیگم ز/و سید محمود احمد شاہ صاحب موسے والا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: نثار احمد خان مربی سلسلہ احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد: سید محمود احمد (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۲۱۵:
میں محمد عبد الغنی قیصر ولد محمد عبد الصمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: محمد عبد الغنی قیصر ۲۵/۱۸ دار الرحمت وسطی

ربوہ۔ گواہ شد: مرزا عبد السمیع ۴۲۵/۱۱ صدر محلہ دار الرحمت وسطی۔ گواہ شد: محمد عبد الستار ناصر لیکچرار اسسٹنٹ ٹی آئی کالج ربوہ

مسل نمبر ۲۳۲۱۶:
میں میاں طفیل محمد ولد میاں اکبر علی صاحب قوم شیخ پیشہ بیکار عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:
رہائشی مکان رقبہ ۸۰ مربع گز مالیتی ۱۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: میاں طفیل محمد مکان نمبر ۸۶ محلہ کھیوانہ جھنگ۔ گواہ شد: علی محمد ۱۳۸۴۶ سیکرٹری مال جھنگ۔ گواہ شد: سراج دین ولد بھولا صاحب ۳۲۰۷

مسل نمبر ۲۳۲۱۷:
میں امیر بیگم بیوہ ماسٹر محمد علی صاحب اشرف قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت غالباً اوائل ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۲/- روپے۔ نقد ۲۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ...
الامۃ: امیر بیگم ز/و حافظ مبارک علی چنیوٹ۔ گواہ شد: لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب محلہ گڑھا چنیوٹ۔ گواہ شد: حافظ مبارک علی محلہ گڑھا مکان نمبر ۹۶ چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۲۱۸:
میں امۃ السلام نصرت بنت سید میر داؤد احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
طلائی زیور ۱۶ ماشہ مالیتی اندازاً ۲۶۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: امۃ السلام نصرت بنت میر داؤد احمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: محمد یعقوب خان صدر حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: سعادت احمد زاہد ولد چراغ الدین صاحب مرحوم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار العلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۱۹:
میں حبیب اللہ خان ولد چوہدری عطاء اللہ خان صاحب قوم گجر پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۰ ایم ایل ضلع میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
مکان رقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۵۰۰۰/- (۵ ہزار روپے)
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: حبیب اللہ خان چک ۵۰ ایم ایل ڈاکخانہ دریا خان ضلع میانوالی۔ گواہ شد: محمود احمد حنیف مربی سلسلہ احمدیہ بھکر۔ گواہ شد: ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب کوارٹر نمبر ۵ دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۳۲۲۰:
میں محمد لیسین اختر ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گھمرڈیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰۰/- مارک ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: محمد لیسین اختر حال ہیمبرگ جرمنی۔ گواہ شد: حیدر علی ظفر مبلغ انچارج مغربی جرمنی۔ گواہ شد: عبد اللطیف ولد محمد الدین ۲۰۲۹۵

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنی بڑی بچی عزیزہ اللہ رکھی لبشریٰ کا نام تبدیل کر کے امۃ الحئی لبشریٰ رکھا تھا جس کا اعلان ماہنامہ مصباح ماہ ستمبر ۶۷ء میں کرا دیا تھا۔ لہٰذا اب بذریعہ اخبار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ میری بچی کو "اللہ رکھی" کی بجائے "امۃ الحئی" لکھا اور پکارا جائے۔
(محمد ارشد خوشنویس ربوہ)

الفضل خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں!

خدام ماہ جولائی میں لیکچر لاہور اور اگست میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھیں! (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

رپورٹ طالبات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بہ نسبت نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ربوہ میں فضلِ عمر درس القرآن کا اجراء ۱۹۶۲ء میں زیرِ نگرانی نظارت اصلاح و ارشاد ہوا۔ اس کلاس کے انعقاد کا علم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اتنے تنگ وقت میں ہوا کہ بچیوں کو بلوانا اور اس کی تحریک کرنا مشکل چنانچہ ۱۹۶۵ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درخواست کی کہ لڑکیوں کو بھی اس میں شمولیت کی اجازت دی جائے جو آپ نے ازراہِ شفقت عنایت فرما دی تب سے ہر سال طالبات اس میں شرکت کر رہی ہیں اور ہر سال ان کی تعداد بڑھ رہی ہے اور گذشتہ سالوں کا ریکارڈ بتا رہا ہے کہ لڑکوں کی نسبتاً لڑکیاں زیادہ دلچسپی سے حصہ لیتی رہی ہیں۔ اس سال تعطیلات کا اعلان ہونے پر کلاس کی تاریخوں کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ تعطیلات کم تھیں کلاس بھی صرف پندرہ روزہ رکھی گئی۔ طالبات کے لئے اس سال رہائش کا مسئلہ پیدا ہوا جہاں گذشتہ سالوں میں طالبات ٹھہرتی تھیں وہاں انتظام نہ ہو سکا۔ مہمان خانہ ابھی زیرِ تعمیر ہے۔ اس لئے مجبوراً یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اعلان کر دیا جائے کہ جن طالبات کے رشتہ دار ربوہ میں ہیں وہ ان کے پاس ٹھہریں۔ اس مجبوری کے باعث اس سال بہت سی طالبات باوجود خواہش رکھتے ہوئے آ نہیں سکیں۔ دفتر لجنہ اماء اللہ میں زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر طالبات کو ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ بہرحال گذشتہ سالوں سے اس سال اس مجبوری کے باعث تعداد میں کمی رہی۔ زیادہ تعداد ہر سال میٹرک کے امتحان سے فارغ شدہ طالبات کی بھی ہوتی تھی وہ بھی اس سال امتحانوں کی وجہ سے شمولیت نہ کر سکیں امید ہے کہ انشاء اللہ آئندہ سال زیادہ تعداد میں طالبات آئیں گی۔ اس سال بیرون از ربوہ ۱۴۹ طالبات نے اس کلاس میں شرکت کی جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد ۲۸۶ تھی۔ ربوہ کی ۴۵۴ طالبات کلاس میں شرکت کر رہی ہیں اس طرح کل طالبات کی تعداد ۶۰۳ ہو جاتی ہے۔

یہ کلاس مکرمی جناب شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی نگرانی میں روزانہ مسجد مبارک میں ہوتی رہی جہاں پس پردہ طالبات درس اور تقاریر سنتی رہیں مسجد میں ان کی نگرانی، ان میں کتب تقسیم کرنے کی ذمہ داری مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ایم۔اے سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ، امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ ایم۔اے سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ اور صفیہ عزیز صاحبہ ایم۔اے سیکرٹری لجنہ دارالنصر شرقی کے سپرد رہی۔ حاضری لگانے کی ذمہ داری مبارکہ بیگم صاحبہ دفتر لجنہ مرکزیہ اور امۃ الرشید سیال صاحبہ کے ذمہ رہی۔

قیام گاہ میں طعام و قیام کا کام امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب سیال انجام دیتی ہیں جو گذشتہ کئی سالوں سے یہ کام سرانجام دے رہی ہیں۔

طالبات کے کئی گروپ بنا کر شام کو ایک گھنٹہ ان کی تعلیمی مشکلات دور کرنے اور تقریر کی مشق کروانے کے لئے مندرجہ ذیل بہنوں کے سپرد کئے گئے تھے جو شام کو دفتر لجنہ اماء اللہ آ کر بچیوں سے جو بھی ان کی مشکل ہو دور کرتی ہیں اور جو بات سمجھ نہ آئے سمجھاتی + قرآن مجید کا سبق سنتی اور جس کا ناظرہ درست نہ ہو درست کراتی ہیں:-

۱۔ امۃ الرؤف صاحبہ ایم۔اے
۲۔ رفیقہ زاہدہ صاحبہ ایم۔اے
۳۔ صفیہ عزیز صاحبہ ایم۔اے
۴۔ طیبہ متین صاحبہ ایم۔اے
۵۔ ثریا صاحبہ ایم۔اے
۶۔ نصیرہ صادقہ صاحبہ ایم۔اے
۷۔ امۃ النصیر صاحبہ ایم۔اے

ان کے علاوہ اسماء طاہرہ جنرل سیکرٹری لجنہ، مکرمہ حمیدہ صابرہ بھی طالبات کے مختلف مسائل طے کرنے میں میری معاون رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۲ جولائی بروز ہفتہ بیرون از ربوہ طالبات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات بھی حاصل کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طالبات کو صحیح رنگ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے جو اس کلاس کے انعقاد کا حقیقی مقصد ہے۔

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا تیسواں جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اطاعت بجالاتے رہیں گے۔

محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب کو اُن کی ان مالی اور دیگر ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو حضور ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات کے ضمن میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا پر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا یہ تیسواں جلسہ سالانہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ

مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ ۱۵ جولائی بروز جمعہ مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں تربیتی کلاس منعقد کر رہی ہے۔ امید ہے مرکز سلسلہ سے علماء کرام تشریف لا کر خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ کلاس سے مستفیض ہونے کے لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال سے کلاس میں شرکت کے لئے درخواست ہے۔

(حافظ قاری محمد صدیق راشد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ)

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم شیخ آصف ممتاز کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ جون ۱۹۷۷ء کو دو بچے توام عطا فرمائے ہیں۔ نومولود مکرم مرزا محمد شفیع صاحب کاتب نسبت روڈ لاہور کے نواسے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں بچوں کے نام عطاء العلیم اور عطاء اللطیف تجویز فرمائے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو عمرِ دراز عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار شیخ اشتیاق علی فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

نادر موقع سے فائدہ حاصل کریں
دارالعلوم شرقی نزد یونیورسٹی زرعی زمین میں
منظور شدہ کالونی
دس دس مرلہ کے پلاٹس نہایت ارزاں نرخوں پر خریدیں۔ نیز ربوہ کے ہر محلہ میں رہائشی پلاٹس اور مکان اور بیرون ربوہ زرعی زمین برائے فروخت نہایت مناسب قیمت پر قابلِ فروخت ہیں
بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز
۱۵-اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون دفتر ۵۰۸ فون گھر ۴۰۵

درخواستِ دعا

میرے بہنوئی مکرم میاں مجید احمد صاحب سابق نمبردار فیض اللہ چک نزد قادیان حال لائلپور شدید بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے۔ میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال لائلپور میں بغرض علاج داخل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز ان کی بڑی لڑکی حمیدہ چند ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت یابی کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر
قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴